مولانا محمد اشرف ایم۔ اے۔ پشاور

اقبالؒ کا مردِ مسلم

اقبالؒ کا شعر ہے ؎

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

انسان اس عالم میں اللہ تعالیٰ کا نائب بن کر آیا ہے ، اور اسے بادنیٰ مناسبت صفاتِ الٰہی کا مظہر بنایا گیا ہے ، انسان جس قدر سفلی تقاضوں سے پاک ہوگا اور اپنے جواہر باطنی کو تزکیہ اور احکام الٰہی کی پابندی سے روشن کرتا جائے گا۔ اس میں صفات حق کا انعکاس ہوگا۔ اور وہ خدا کی صفات ، جمال و جلال ، کمال و تنزیہہ کا آئینہ بن جائے گا۔ انسان کی تکمیل صفاتِ حق کی تجلیات سے ہوتی ہے۔ انسان کا وجود و ظہور اور بقا و ترقی تمام اللہ تعالیٰ کی صفات کے مختلف مظاہر ہیں۔ بندہ جب خدا سے تعلق پیدا کرتا ہے اور ماسوا کے تعلقات سے فارغ ہوکر ذاتِ حق میں ہر آن شاغل و مشغول ہو جاتا ہے۔ تو صفاتِ رب کا پرتو اس کے ظاہر و باطن کا نور بن جاتا ہے ، وہ اپنی ذات سے گم ہو کر خدا کی ذات سے قائم ہو جاتا ہے ، اسی کی ذات سے اسکی ہر ادا ، اور اسی جمیل مطلق کے اشاروں سے اسکی ہر حرکت و سکون ہونے لگتی ہے ، صوفیہ کی اصطلاح میں اسے فنا و بقا کا مقام کہتے ہیں۔ یعنی اپنی ذاتی حیثیت ختم ہو جاتی ہے ، اور وہ آلہ رب بن کر اس عالم میں زندگی گذارتا ہے ، اور یہ کمال اسے صبغۃ اللہ میں رنگ جانے اور عبدیت میں کامل ہو جانے سے نصیب ہو جاتا ہے۔ قرآن اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے : صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ ـــــ اللہ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ اچھا ہے۔

یہ اللہ کا رنگ صفات الہیہ کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ اقبالؒ کہتا ہے ؎

قلب را از صبغۃ اللہ رنگ دہ
عشق را ناموس ونام و ننگ دہ

اقبال کے مرشد معنوی مولانا روم فرماتے ہیں ؎

آنکہ او بے نقش وسادہ سینہ شد
نقشہائے غیب را آئینہ شد
آدم اصطرلاب اوصاف وعلو است
وصف آدم مظہر آیات اوست
ہرچہ در وے مینماید عکس اوست
ہمچو عکس ماہ اندر آب جو است
خلق را چوں آب داں صاف و زلال
اندرو تاباں صفاتِ ذو الجلال
علم شاں و عدلِ شاں و لطف شاں
چوں ستارہ چرخ در آبِ رواں

اقبالؒ کا قول ہے ؎

آنکہ در سینہ بپیچد یک نفس
سر از اسرار توحید است و بس
رنگ او بر کن مثال او شوی
در جہاں عکس جمال او شوی

بندہ مومن کا انتہائے کمال اللہ تبارک وتعالیٰ کا قرب خاص اس کے احکام کی پابندی اور اس کا نائب بن کر نقش حق کو عالم پر مرتسم کرنا ہے۔ قرب الہی، احکام الہیہ کی پابندی اور نائب حق کی حیثیت سے جس قدر اللہ تبارک وتعالیٰ کے صفات جلال و جمال، کمال وتنزیہہ کا پرتو اسکی ذات سے ظاہر ہوگا۔ اسی قدر انسان اپنے فرائض مظہر حق اور خلیفۂ ربانی بن کر ادا کر سکے گا۔ خداوند قدوس کی جلالی و جمالی اور کمالی صفات ہی مومن کے ایمان کے عناصر ہیں۔ ذات حق کی کنہ تک پہنچنا ممکن نہیں۔ معرفتِ الہی کا زینہ صفاتِ حق

کی ہی پہچان ویافت ہے۔ بندۂ مومن چونکہ خلیفۂ الٰہی ہے۔ اس لئے اس کا باطن خدا کی ہر قسم کی صفات کا تجلی گاہ ہے، اور مومن انہیں صفات کے مجموعہ سے اپنے اخلاق وکردار کو وجود بخشتا ہے۔ اقبالؒ نے اپنے اس شعر میں

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

خدا کی صفات جمال وکمال وجلال کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اگر ایک صفت کا غلبہ ہو تو اعتدال جو فلاحت کیلئے ضروری ہے، باقی نہیں رہ سکتا۔ اس بنا پر مومن سے ہر موقع ومحل کے مطابق مناسب صفات کا ظہور ہوتا ہے۔ "ضرب کلیم" میں مومن کے عنوان پر اقبالؒ نے جو کہا ہے وہ ہمارے اس قول کی تصدیق کرتا ہے، کہتا ہے ؎

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق وباطل ہو تو فولاد ہے مومن
افلاک سے ہے اسکی حریفانہ کشاکش
خاکی ہے مگر خاک سے آزاد ہے مومن
جچتے نہیں کنجشک وحمام اسکی نظر میں
جبرائیل واسرافیل کا صیاد ہے مومن
کہتے ہیں فرشتے کہ دل آویز ہے مومن
حوروں کو شکایت ہے کم آمیز ہے مومن

جب اس سے صفات جمالی کا اظہار ہوتا ہے۔ تو وہ ؎ جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم۔
اور جب وہ جلالی کا مظہر بنتا ہے تو ؎ دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان۔ ؎

اگر ہو جنگ تو شیران غاب سے بڑھکر
اگر ہو صلح تو رعنا غزال تاتاری

بندۂ مومن کی انہیں متضاد ومختلف صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے اقبالؒ فرماتے ہیں ؎

قلندراں کہ براہ تو سخت می کوشند
زشاہ باج ستانند وخرقہ می پوشند
بجلوتند اند وکمندے بہ مہر ومہ پیچند
بخلوت اند وزمان ومکان در آغوشند

دریں جہاں کہ جمالِ تو جلوہ ہا دارد
زفرق تا بقدم دیدہ و دل و گوشند
بروز بزم سراپا چو مرینا و حریر
بروز رزم خود آگاہ و تن فراموشند

مومن کی یہ جامعیت صفاتی اسی ذاتِ جمیل و جلیل کا فیض کامل تھی — جو اس عالم میں صفاتِ الٰہی کا مظہر اتم بن کر آیا تھا صلی اللہ علیہ وسلم ؎

یہ اعجاز ہے ایک صحرانشیں کا
بشیری ہے آئینہ دارِ نذیری

مومن کی جلالی و جمالی صفات کے متعلق قرآن کہتا ہے : اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی (صحابہؓ) کفار پر بھاری و غالب ہیں، اور آپس میں رحم کرنے والے ہیں۔

غرض مومن خدا کا بندہ بن کر اسکی صفات میں رنگین ہو کر کبھی جلال الٰہی کا مظہر بنتا ہے، کہیں جمال ربانی کا منظر پیش کرتا ہے۔ اور کبھی کمال خداوندی کا پرتو اسکی ذات سے ظاہر ہوتا ہے ؎

شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقرِ جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب

یہی بندۂ مومن ہے جو اللہ کا ہاتھ بن کر عالم میں خدا کی حدود کا اجرا، اس کے احکام کا نفاذ کرتا ہے، اور خدائی صفات کی مختلف شئون و تجلیات اسکی ذات سے ظہور پاتی ہیں ؎

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں کارکشا کارساز
خاکی و نوری نہاد بندۂ مولا صفات
ہر دو جہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز
اسکی امیدیں قلیل اس کے مقاصد جلیل
اسکی ادا دلفریب اسکی نگاہ دل نواز
نرم دم گفتگو، گرم دم جستجو!
رزم ہو یا بزم ہو پاک دل و پاکباز

مومن کی صفات چہارگانہ ــــ قہاری وغفاری و قدوسی و جبروت ــــ حقیقت میں ان صفاتِ الہیہ کا امتزاج ہے، جن کی تشکیل سے مومن کا اخلاق بنا ہے، قہاری خدا کی صفاتِ جلال کا عکس ہے۔ غفاری جمالی صفات کا پرتو ہے۔ قدوسی صفات تنزیہہ کا ظل ہے۔ اور جبروت کمالی صفات کا سایہ ہے، پہلی صفت کا حاصل حق کے لئے غلبہ وسطوت، دوسری صفت کا مدعا قوت پاکر مظلوموں زیردستوں یہاں تک کہ قاہروں اور جابروں کو بخش دینا ہے۔ تیسری صفت قدوسی کا منشا عفت و پاکیزگی، تزکیہ باطن و تطہیر نفس و قلب ہے۔ چوتھی صفت کا خاصہ ان صفات سہ گانہ کو اپنا کر خلافتِ الہیہ کے مقام پر اس طرح فائز ہونا ہے کہ اس کے ہیبت و جلال کی بنا پر کوئی شخص احکامِ الٰہی سے سرتابی نہ کر سکے۔

صفات کے متعلق اس اجمالی بیان کے بعد ہم صرف غفاری کی کچھ مختصر تشریح پر اکتفا کرتے ہیں ــــ اسلام کا خدا غفور ہے۔ بقول سید سلیمان ندویؒ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے دو جگہ غافر (بخشنے والا) کہا ہے، پانچ دفعہ غفار (بڑی بخشائش کرنے والا) اور اتنی ہی دفعہ عفو اور سترسے زیادہ آیتوں میں غفور کہا ہے۔ خدا نے دنیٰ اس صفت کی تجلی کا پرتو پیدا کرنے کے لئے مومنین کو کھلی دعوت دی ہے:

قُل لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ ــــ ایمان والوں سے کہہ دے کہ جو اللہ کے جزا و سزا کے واقعات پر یقین نہیں رکھتے انہیں معاف کر دیا کریں۔

مومنین کی صفت بتائی:

وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ــــ جب غصہ آئے تو وہ معاف کر دیتے ہیں۔

مسلمانوں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سراپا بخشش و رحمت ہے، اور اس کا پرتو تمام مومنین کی ذات سے ہویدا، یہی مغفرت و بخشش، عفو و درگذر کا جذبہ ہے جو عملاً اس امت کا خاصہ ہے، اور جو لوگوں پر شفقت کی ایمانی صفت سے وجود میں آیا ہے ــــ اقبالؒ کہتا ہے ؎

نطرتِ مسلم سراپا شفقت است
در جہاں دست و زبانش رحمت است
آنکہ مہتاب از سرِ انگشتش دو نیم
رحمتِ او عام و اخلاقش عظیم

یہی غفاری کا بے پایاں جذبہ تھا جس کی وجہ سے نبی پاک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خون کے پیاسوں، وطن سے بے وطن کرنے والوں اور طرح طرح کی اذیت دینے والوں کو فتح مکہ کے دن یہ کہہ کر بخش دیا: لاتثریب علیکم الیوم انتم الطلقاء (آج کے دن تم پر کوئی تنگی وپکڑ نہیں۔ تم سب کے سب آزاد ہو) زہر کھلانے والی یہودیہ سے باز پرس نہیں کی۔ پیارے چچا کے قاتل وحشی پر دارو گیر نہیں فرمائی۔ دانت شہید کرنے والوں، پتھر برسانے والوں، خون میں نہلانے والوں کو ہمیشہ بخشتے، نوازتے اور دعائیں دیتے رہے۔ اور یہی نمونہ و اسوہ صحابہ کرامؓ نے پیش کیا، اور یہی دستور ہر زمانہ میں خاصان خدا اور مومنین کاملین کا رہا۔ کاش! آج پھر مسلمان ان صفات الٰہیہ کا مظہر بن کر عالم میں جلوہ گر ہو تو اسلام کی رحمت اور برکت سے پوری دنیا پھر سے امن وسکون چین وراحت کا گہوارہ بن جائے کہ: ع قاہری با دلبری پیغمبری است

اور پیغمبرانہ کردار ہی عالم کی نجات کا ذریعہ ہے ———

موتیا روک

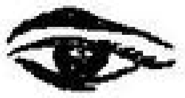

- موتیا روک موتیا بند کا بلا اپریشن علاج ہے۔
- موتیا روک دھند، جالا، پھولا، ککروں کے لئے بھی بے حد مفید ہے
- موتیا روک بینائی کو تیز کرتا ہے۔ اور چشمہ کی ضرورت نہیں رکھتا۔
- موتیا روک آنکھ کے ہر مرض کے لئے مفید تر ہے۔

بیت الحکمت

لوہاری منڈی۔ لاہور

تازہ ترین خبروں اور شائستہ مواد کے مطالعہ کے لئے

روزنامہ وفاق پڑھیے

سالانہ چندہ ۴۵ روپے۔ ششماہی ۲۳ روپے۔ سہ ماہی ۱۲ روپے

جنرل مینجر روزنامہ وفاق۔ ۱۳ میکلوڈ روڈ۔ پوسٹ بکس ۱۱۵ لاہور